بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بجز جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۶۴	۱۸ امان ۱۳۴۵ھش ۔ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۸۵ھ ۔ ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس ادارہ کا اجراء ۱۹۱۳ء میں قادیان سے کیا - پیپلز پرنٹنگ پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ مارچ ۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے اچھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھُمَّ آمین۔

۵۔ سنگاپور کے ایک نہایت مخلص بھائی وارتم بن مارتھا زیارت حرمین شریفین اور فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے بڑی مدت سے اپنی ماہوار آمد کا کچھ حصہ جمع کر رہے تھے۔ مگر اب بیماری اور عمر کے تقاضہ اور بعض دیگر ناگزیر حالات کی وجہ سے حج بیت اللہ کے لئے سفر کرنے سے قاصر ہیں۔ اس کے بدلے انہوں نے جمع شدہ روپیہ تقریباً ڈیڑھ ہزار ملائی ڈالر سنگاپور کی مسجد کی تجدید وغیرہ کے لئے دیا ہے۔ علاوہ ازیں وارتم صاحب نے تحریک جدید اور فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ میں بھی نمایاں حصہ لیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کی عمر رزق اور اخلاص میں برکت دے۔ آمین

(محمد صدیق امرتسری مبلغ انچارج سنگاپور مشن)

۵۔ عزیزم چوہدری ریاض احمد صاحب راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲ فروری ۱۹۶۶ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم حافظ عبد العزیز صاحب آف سیالکوٹ چھاؤنی کا پوتا اور مکرم صوبیدار عبد المنان صاحب دہلوی کا نواسہ ہے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز اور بخت درخشندہ سے نوازے اور خادم دین بنائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام نفیس احمد تجویز فرمایا ہے۔

(شبیر احمد وکیل المال اول)

۵۔ مکرم مولوی نظام الدین صاحب زعیم انصار اللہ چک نمبر ۱۵۲ شمالی قریباً دو ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے از راہ کرم دعا فرمائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

۵۔ مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب سیکرٹری وقف جدید لائل پور بیمار ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ فوت ہو گئی ہیں مرحومہ نے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب کو صحت دے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

میرے سب بہن بھائیوں کے نام

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

اَلسَّلَامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

میرا ضعف بڑھتا جا رہا ہے۔ سر میں معلوم ہوتا ہے گویا پتھر بندھا ہوئے گرا جاتا ہے۔ آنکھیں بند ہوئی جاتی ہیں۔ لکھنا پڑھنا محال۔ ذرا نظر کا کام کروں تو دو دو دن تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ سب بھائیوں کے خطوط بغیر جواب دھرے رہتے ہیں اور میرے سینہ پر اس فکر سے گویا پتھر کی سل۔ التجا ہے کہ جواب کا انتظار نہ کریں اور مجھے معاف کریں مگر مجھے دعا میں یاد رکھیں ضرور۔ دعا کی توفیق اللہ تعالیٰ اپنے خاص احسان و کرم سے بیٹھے بیٹھے کسی صورت سہی دیئے جا رہا ہے۔ اس خدمت سے محروم نہیں ہوں الحمد للہ۔ دعا فرمائیں۔

کل عزیزی مبشر احمد محمود (ابن منور) کے بڑے لڑکے نے ایک تصویر عزیزی ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کی اس گزشتہ جلسہ سالانہ کی سٹیج پر کرسی پر بیٹھے ہوئے کی لی تھی وہ انلارج کروا کے بھیجی۔ اس کو دیکھا لیٹے لیٹے اسی وقت یہ تین شعر زبان پر آ گئے اور سوچا کہ یہ اس کے نیچے لکھے جاتے تو اچھا تھا الفضل کے لئے ارسال ہیں۔ بیمار سا کلام ہی سہی بیمار کا۔ گر قبول افتد

خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

خدا کا فضل ہے اس کی عطا ہے ❊ محمدؐ کے وسیلے سے ملا ہے

"مبارک" تھا یہ ام المؤمنینؓ کا ❊ ہوا مقبول رب العالمین کا

نوید احمدؑ و تنویر محمودؓ ❊ یہ موعود ابن موعودؓ[1] ابن موعودؑ (مسیح موعود علیہ السلام)

[1] حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مصلح موعودؓ

والسلام۔ مبارکہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء

ہستی باری تعالےٰ کا واضح ثبوت

(۲)

پاکستان ٹائمز کے فاضل مضمون نگار شاہد اللہ نے باری تعالےٰ کے وجود کے ثبوت میں اہم ترین شہادت ان مقربان الٰہی کے ذاتی تجربات اور مشاہدات کو تسلیم کیا ہے جو مختلف زمانوں اور مختلف بعید مقامات میں ظہور کرتے رہے ہیں۔ آپ نے کہا ہے کہ ان لوگوں نے ایک ہی پیغام دیا ہے۔ اگرچہ وہ مختلف زمانوں اور مختلف بعید مقامات میں آتے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر اعلان کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ موجود ہے۔ وہ ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس نے انہیں دنیا کو سنانے کے لئے ان کے ذریعہ پیغام دیا ہے! یہ پیغام بنیادی طور پر ایک ہی ہوتا رہا ہے۔ صرف زمانہ اور مقام کے لحاظ سے ان میں فرق ہوتا ہے

فاضل مضمون نگار نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ان مقربان الٰہی کی تائید اور تصدیق ان کے متبعین بھی کرتے ہیں۔ جس کا مطلب یہی ہے کہ یہ متبعین بھی اللہ تعالےٰ سے مکالمہ و مخاطبہ کا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ رکھتے ہیں۔ آپ نے خاص طور پر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال دے کر بتایا ہے کہ آپؐ کے بعد اگرچہ آپؐ کے مقابلہ میں کوئی نبی کھڑا نہیں ہو سکتا۔ مگر ایسے صوفیاء اور اصفیاء اس امت میں پیدا ہوتے رہے ہیں جو اللہ تعالےٰ کے وجود پر عینی شہادت قائم کرتے رہے ہیں۔

اس کی وجہ صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر زمانہ محض گذری باتوں پر اس وقت یقین پیدا نہیں کر سکتا۔ جب تک وہ خود اپنے زمانہ میں اس کا ظہور نہ دیکھ لے۔ صوفیا اور اصفیا کی شہادت کی اس لئے ضرورت ہے کہ یہ لوگ اپنے اپنے زمانہ کے لوگوں کے سامنے اپنی مثال پیش کر کے انبیاء علیہم السلام کے ادعا کی تائید کریں۔

تیسری بات جو فاضل مضمون نگار نے کہی ہے وہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام ایسے زمانوں میں اور ایسے مقامات پر ظہور کرتے رہے ہیں۔ جب اور جہاں انسان اخلاقی پستی کے گڑھوں میں گر جاتے رہے ہیں۔ ان تینوں باتوں کا نتیجہ یہ ہے کہ آج جبکہ انسان کی اخلاقی حالت پستی میں گر چکی ہے۔ کیا کسی ایسے انسان کی ضرورت ہے یا کہ نہیں۔ جو ہمارے سامنے اپنے تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر باری تعالےٰ کے وجود کی زندہ شہادت پیش کرے جس کے بغیر اللہ تعالےٰ کے وجود پر صحیح اور محکم ایمان نہیں پیدا ہو سکتا۔

اگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید اور تصدیق کے لئے گذشتہ تیرہ چودہ سو سال میں ایسے متبعین کی ضرورت تھی۔ تو کیا اب یہ ضرورت ختم ہو گئی ہے؟ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور حقیقی زندگی یہی ہے جو آپؐ کو عطا ہوئی ہے۔ اور کسی دوسرے کو نہیں ملی۔ آپؐ کی تعلیم اس لئے زندہ تعلیم ہے۔ کہ اس کے ثمرات اور برکات اس وقت بھی ویسے ہی موجود ہیں جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر موجود تھے۔ دوسری کوئی تعلیم ہمارے سامنے اس وقت ایسی نہیں ہے۔ جس پر عمل کرنے والا یہ دعوےٰ کر سکے کہ اس کے ثمرات اور برکات اور فیوض سے مجھے دیا گیا ہے۔ اور میں ایک آیۃ اللہ ہو گیا ہوں لیکن ہم خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں۔ اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں چنانچہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کو اسی لئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو۔ اور ثابت کرے کہ وہ برکات اور آثار اس وقت بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع سے ظاہر ہوتے ہیں جو تیرہ سو برس پہلے ظاہر ہوتے تھے چنانچہ صدہا نشان اس وقت تک ظاہر ہو چکے ہیں اور ہر قوم اور مذہب کے سرگردہوں کو ہم نے دعوت کی ہے کہ وہ ہمارے مقابلہ میں آکر اپنی صداقت کا نشان دکھائیں۔ مگر ایک بھی ایسا نہیں کہ جس نے اپنے مذہب کی سچائی کا کوئی نمونہ عملی طور پر دکھلایا ہو۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۳۸)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ خدا تعالےٰ کا قانون قدرت ہے کہ رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات آتی ہے۔ اور اس قانون قدرت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ اسی طرح دنیا پر اس قسم کے زمانے آتے رہتے ہیں۔ کہ کبھی روحانی طور پر رات ہوتی ہے اور کبھی طلوع آفتاب ہو کر نیا دن چڑھتا ہے۔ چنانچہ پچھلا ایک ہزار جو گزرا ہے روحانی طور پر ایک تاریک رات تھی۔ جس کا نام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج رکھا ہے۔ خدا تعالےٰ کا یہ ایک دن ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ ان یوماً عند ربک کالف سنۃ مما تعدون۔ اس ہزار سال میں دنیا پر ایک خطرناک ظلمت کی چادر چھائی ہوئی تھی۔ جس میں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو ایک ناپاک کیچڑ میں ڈالنے کے لئے پوری تدبیروں اور مکاریوں اور حیلہ جوئیوں سے کام لیا گیا ہے۔ اور خود ان لوگوں میں ہر قسم کے شرک اور بدعات ہو گئے جو مسلمان کہلاتے تھے۔ مگر اس گروہ کی نسبت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیسوا منی ولست منہم۔ یعنی نہ وہ مجھ میں۔ اور نہ میں ان سے ہوں۔ غرض جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا یہ سات ہزار سالہ رات تھی جو گزر گئی۔ اب خدا تعالےٰ نے تقاضہ فرمایا۔ کہ دنیا کو روشنی سے حصہ دے۔ اس شخص کو جو حصہ لے سکے۔ کیونکہ ہر ایک اس قابل نہیں ہے کہ اس سے حصہ لے۔ چنانچہ اس نے مجھے مہدی کے منہ پر مامور کر کے بھیجا ہے تاکہ میں اسلام کو زندہ کروں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۴۵)

مختلف زمانوں اور مختلف بعید مقامات پر انبیاء علیہم السلام کا اعلان اور ان کے متبعین کی ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے تائید کہ اللہ تعالےٰ کا وجود ہے۔ اللہ تعالےٰ کے وجود کا ایک واقعی ثبوت ہے۔ مگر ہماری پوری تسلی کے لئے محض تاریخی شہادت کافی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو مختلف زمانوں اور مختلف بعید مقامات پر انبیاء علیہم السلام کی آمد ضروری نہ سمجھی جاتی بار بار انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین کا آنا ثابت کرتا ہے کہ دنیا مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس سبق کو بھول جاتی رہی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کا نبی ایک خاص زمانہ میں سکھاتا رہا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا حوالہ سے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال سے واضح ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب کسی نبی کا ظہور ہوتا رہا ہے۔ اس وقت اس امر کی ضرورت تھی کہ لوگوں کو ایسے انسان کا نمونہ دیا جائے۔ جو اللہ تعالےٰ سے مکالمہ مخاطبہ رکھتا ہو۔ اور جو اس سے خبر پا کر لوگوں کو اس کے پیغام سے آگاہ کرے۔ اس لئے ضروری ہے کہ معاصرین کے لئے اس فرستادہ حق کی حقانیت کا ثبوت بھی دیا جائے۔ یہ ثبوت ان نشانات کی صورت میں دیا جاتا ہے جو اس فرستادہ حق کو دیے جاتے ہیں۔

اسی لئے اللہ تعالےٰ نے جہاں انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا ذکر کیا ہے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ اس کے ساتھ نشانات ہوتے ہیں۔ جن کو قرآن کریم کی زبان میں بینات کہتے ہیں۔

قد جاءکم رسل من قبلی بالبینات

(آل عمران ۱۸۴)

لقد ارسلنا رسلنا بالبینات

(حدید ۲۶)

خطبۂ نکاح

قرآن کریم نے بیوہ کی شادی کا نہ صرف حکم دیا ہے بلکہ بڑی تاکید فرمائی ہے

اس سے معاشرہ کی بہت سی اُلجھنیں دُور ہوتی ہیں اور امن و سکون پیدا ہوتا ہے

ربوہ - ٢٦ر فروری ٦٦ء بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ حال نائب ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نکاح کا اعلان محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی حال نیروبی مشرقی افریقہ کے ہمراہ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے جو مختصر خطبہ پڑھا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی)

خطبہ مسنونہ کے بعد حضور نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

بیوہ عورت کے متعلق حکم

دیا ہے کہ اس کا نکاح کرا دینا چاہیئے اس سے معاشرہ کی بہت سی الجھنیں دور ہو جاتی ہیں اور کئی طرح سے امن اور سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر بیوہ کی شادی کی طرف توجہ نہ کی جائے جیسا کہ ہندوؤں میں رسم ہے کہ بیوہ کی شادی ہو ہی نہیں سکتی، اور ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں کے ایک طبقہ میں بھی یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی بیوہ لڑکی یا بیوہ بہن یا کسی اور رشتہ دار عورت (جو بیوہ ہو گئی ہو) کا دوبارہ نکاح کرا دیا تو لوگ کہیں گے۔ یہ شخص اپنی اس رشتہ دار عورت کو روٹی بھی نہیں کھلا سکتا۔ اس طرح بہت سے خاندان بیوہ کی دوبارہ شادی کرنے سے اجتناب کرنے لگ گئے ہیں حالانکہ یہ قرآن کریم کی ہدایت کے صریح خلاف ہے قرآن کریم نے بیوہ کی شادی کا نہ صرف حکم دیا ہے بلکہ اس کی

بڑی تاکید فرمائی ہے

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ میں اس وقت اس سلسلہ میں آپ کے ملفوظات میں سے ایک اقتباس پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ نظارت اصلاح وارشاد اس طرف توجہ دے گی اور اس امر کا خیال رکھے گی کہ اگر ہماری جماعت کی کوئی عورت بدقسمتی سے بیوہ ہو جائے تو اس کی دوبارہ شادی کا انتظام ہو جائے۔

بیوہ کی شادی کے متعلق

یہ امر بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ شادی صرف نسل کے حصول کے لئے ہی نہیں کی جاتی بلکہ اور بھی کئی مقاصد ہوتے ہیں جو شادی کے ذریعہ مرد و عورت حاصل کرتے ہیں۔ یورپین اقوام میں ایسی مثالیں بھی بڑی کثرت سے ملتی ہیں کہ ایک ستر سالہ مرد نے ایک ستر سالہ عورت سے شادی کر لی۔ اس صورت میں بچہ پیدا کرنے کی عمر سے ہر دو تجاوز کر چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ ان کی شادی کا مقصد اولاد پیدا کرنا نہیں ہوتا کیونکہ بیوی کا صرف یہ کام ہی نہیں کہ وہ خاوند کے لئے اولاد پیدا کرے بلکہ اس کے علاوہ بھی اس کی بہت سی ذمہ داریاں ہیں جن کے پورا کرنے کی اہلیت اس میں آخر عمر تک رہتی ہے۔ پس میں اس خطبہ کے ذریعہ نظارت اصلاح وارشاد کو توجہ دلاتا ہوں کہ اگر جماعت کی کوئی عورت بیوہ ہو جائے چاہے اس کی عمر چھوٹی ہو۔ یا وہ ادھیڑ عمر کی ہو۔ تو اس کی دوبارہ شادی کروانے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے کہ اسلام کے اس حکم کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم بیوہ کی شادی کی طرف متوجہ رہیں۔ اور نہ صرف اس کا خیال ہی رکھیں بلکہ اس کا انتظام بھی کریں۔ چنانچہ

آپ فرماتے ہیں

"اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا بُرا جانتی ہے جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے۔ اور پاک دامن ہو گئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا بہت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے۔ جو بیوہ ہونے کی حالت میں اور پھر بڑی عمر ہونے کی حالت میں بُرے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسولؐ کے حکم سے روکتی ہیں تو وہ شیطان کی چیلیاں اور لعنتی ہیں جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیارا ہے اس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے۔ اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے" (بدر ٢٦ر جولائی ١٩٠٦ء صفحہ ١٢)

یہ نکاح

جس کے اعلان کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں ہماری ایک احمدی بہن کا ہے جو قریباً تین سال کا عرصہ ہوا بیوہ ہو گئی تھیں۔ ان کا خاوند فوت ہو گیا تھا۔ دو ماہ کا عرصہ ہوا مجھے اس کا علم ہوا یہ بہن ایک پُرانے اور مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور ہمارے بزرگ محترم قاضی محمد عبد اللہ صاحب کے حقیقی بھتیجے کی بیٹی ہیں مجھے خیال ہوا کہ ان کا دوبارہ نکاح کر دینا چاہیئے اور

اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کر دیئے

کہ جلد ہی ان کے نکاح کا انتظام ہو گیا۔ خدا کرے کہ وہ احمدیت کے لئے بھی اور اپنے سسرال اور میکہ ہر دو خاندانوں کے لئے ولی ہی ثابت ہوں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

(اس کے بعد حضور نے ایجاب اور قبول کرایا اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے حاضرین سمیت دعا فرمائی)

(م ح جدید)

تحریکِ وصیّت

اللہ تعالیٰ نے نظامِ وصیّت سے جنّت کو ہمارے قریب کر دیا ہے

(از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"تیسرا مسئلہ وصیّت کا ہے۔ یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وصیّت کے بارے میں سستی دکھلاتے ہیں میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وصیّت کی طرف جلد بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں۔ اُن کو آج کل کرتے کرتے موت آ جاتی ہے۔ پھر دل کڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل اُن کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر اُن کی ذراسی غفلت اور ذراسی سستی اِس میں حائل ہو جاتی ہے۔"

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اُذکروا موتاکم بخیر

حضرت قاضی محمد رشید صاحب مرحوم کی زندگی کا ایک ورق

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب)

موت کا ایک وقت مقدر ہے اور ہر انسان پر یہ وقت ضرور آتا ہے مخلوقات میں سے اس بارے میں کسی کا استثناء نہیں ہے۔ انسان کی زندگی کا ایک نصب العین ہے۔ خوش اور مبارک وہ انسان ہے جو اپنی زندگی کے اوقات اس مقصد کے حصول کے خاطر صرف کرتا ہے اور آخر کار سرخرو ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے جاتا ہے۔ محترم قاضی محمد رشید صاحب مرحوم انہی لوگوں میں سے تھے جو مقدور بھر اپنے مقصد حیات کو پانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں ۶۹ برس کی عمر میں بھی انہوں نے اس جدوجہد کو جاری رکھا۔ آپ خاموشی سے خدمتِ دین کرنے والے انسان تھے راہِ خدا میں مال خرچ کرنا ان کا شعار تھا۔ تبلیغِ اسلام اپنے دائرہ میں خوب کرتے تھے۔ میری موجودہ بیوی سے جو حضرت قاضی صاحب کی چھوٹی نسبتی بہن ہے میری شادی ۱۹۳۰ء میں ہوئی تھی اس وقت سے مجھے انہیں قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ بہت تقویٰ شعار انسان تھے رشتہ داروں کے حقوق کا خاص خیال رکھتے تھے۔ ہمارے بزرگ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی رضی اللہ عنہ سے ان کی وفات تک قاضی صاحب مرحوم نے نہایت ہی مخلصانہ اور خادمانہ تعلقات رکھے اور حضرت مولوی صاحب موصوف بھی اپنے دامادوں سے فرزندوں کی طرح بلکہ ان سے بھی بڑھکر حسن سلوک کرتے اور پیار رکھتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کی دلی خواہش تھی کہ ان کے لڑکوں اور لڑکیوں کے مکانات ربوہ میں ایک جگہ ہوں۔ مجھے جب محترم قاضی صاحب کے ساتھ جگہ خریدنے کی توفیق ملی تو وہ بہت خوش ہوئے اور قاضی صاحب بھی جو میرے ہمزلف تھے بہت مسرور تھے کہ اب تینوں بھائیوں کے علاوہ دو بہنوں کے گھر پاس پاس ہوں گے۔ گزشتہ سے پیوستہ سال جب بیت العطاء کی تعمیر شروع ہوئی تو اخویم قاضی صاحب نے بہت دلچسپی لی اور مفید مشورے دئے اور مکمل ہونے پر بہت خوش ہوئے۔ حضرت قاضی صاحب کی زندگی ذکرِ الٰہی میں گزرتی تھی۔ اپنے بچوں اور بچیوں کی تربیت کا

بہت اہتمام فرماتے تھے اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ انہیں اس پہلو سے آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل رہی اور وہ اس دنیا سے خوشی کے ساتھ گئے ہیں۔ انکے دونوں بڑے لڑکے ایم۔ایس سی۔ واقفِ زندگی ہیں اور کالج میں سلسلہ کا کام کر رہے ہیں۔ اور دونوں چھوٹے بچے کالج میں پڑھ رہے ہیں۔ بڑی لڑکی عزیزم مولوی ابوالمنیر صاحب فاضل کے عقد میں ہے مولوی صاحب واقفِ زندگی اور سلسلہ کے مخلص خادم ہیں۔ دوسری بچی عزیزم لطف الرحمٰن واقفِ زندگی کی اہلیہ ہیں اور تیسری رشید احمد بھٹی راولپنڈی کی بیوی ہیں۔ سب سے چھوٹی بچی عزیزہ قانتہ شاہدہ ایم۔اے عربی میں پڑھ رہی ہے۔ غرض جہاں تک گھر اور اولاد کا تعلق ہے حضرت قاضی صاحب خاص خوش بخت انسانوں میں شامل ہیں۔ حضرت قاضی صاحب کو اپنے مبلغِ سلسلہ بھائی مولوی محمد سعید صاحب انصاری کا واقفِ زندگی کا ذکر کر کے بہت مسرت حاصل ہوتی تھی کہ میرے بھائی کو دُور دراز علاقوں میں جا کر خدمتِ دین کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ انصاری صاحب لمبا سال بورنیو سنگاپور وغیرہ میں تبلیغی خدمات بجالاتے رہے ہیں صلہ رحمی میں حضرت قاضی صاحب نمونہ تھے۔ انہوں نے اپنی بیوہ ہمشیرہ اور ان کے چھوٹے بچوں کو اپنے مکان میں رکھ کر ہمیشہ ان کی ہمدردی کی اور حق ادا کیا۔ مکان پاس ہونے کی وجہ سے اور رشتہ داری کے باعث میرے بچوں سے بھی بہت محبت و انس فرماتے اور تعلیمی ہدایات اور مشورے بھی دیتے رہتے تھے۔ ان کی بیماری کے آخری ایام میں جبکہ میں مشرقی پاکستان کے تبلیغی سفر پر تھا میری چھوٹی بچی عزیزہ امتہ الرفیق کو پرائمری میں سرکاری وظیفہ ملا تو قاضی صاحب مرحوم بہت خوش ہوئے اور بچی کو اپنے پاس سے بھی خاص انعام دیا۔ میں جب مشرقی پاکستان کے سفر پر روانہ ہونے لگا تو ان کی حالت کمزور ہی تھی۔ میں پروگرام بتا کر دعا کرتے ہوئے روانہ ہو گیا۔ ان

دنوں میری اہلیہ بھی بیمار تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری بیوی تو چار پانچ روز میں صحت یاب ہو گئیں۔ حضرت قاضی صاحب کی بیماری بڑھتی گئی۔ عزیزم مولوی ابوالمنیر صاحب نے بتایا ہے کہ قاضی صاحب مرحوم پوچھتے رہتے تھے کہ مولوی صاحب کب واپس آئیں گے آج کتنے دن واپسی میں رہتے ہیں۔ آج کتنے دن رہتے ہیں۔ میں ۲۲۔فروری کی شام کو واپس ربوہ پہنچا اسی وقت ان کو دیکھنے گیا۔ حالت تشویشناک تھی اور بظاہر آخری ایام تھے ضعف بہت زیادہ تھا اور غنودگی طاری تھی۔ مجھ سے خیریت پوچھنے کے بعد تین دفعہ سلام کا لفظ دہرایا اور پھر اپنے ایک بچے کو اس کا نام لے کر سلام کیا اور پھر یہ فقرہ ان کی زبان پر تھا "میری بہن کو سلام"۔ اس آخری فقرہ پر میری طبیعت پر خاص رقت طاری ہو گئی اور میں نے کہا کہ انہوں نے صلہ رحمی کا حق ادا کر دیا ہے۔ دو اڑھائی روز بعد ازاں زندہ رہے مگر کبھی غنودگی ہوتی تھی اور کبھی پہچانتے تھے اور کبھی کبھی کوئی بات بھی کر دیتے تھے۔ حضرت قاضی صاحب کی بیماری میں ان کے سبھی رشتہ داروں نے خدمت کی ہے۔ بچے بچیوں اور ان کی اہلیہ محترمہ نے دن رات

انہیں آرام پہنچانے کی کوشش کی۔ عزیزان پروفیسر مبارک احمد صاحب انصاری اور پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب نے بھی ہر طرح خدمت کی۔ ثاقب صاحب کو آخری ایام میں غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی۔ جزاھم اللہ خیراً۔

وفات سے ایک دن پیشتر تجویز ہوا کہ سرگودھا ملٹری ہسپتال میں ان کا معائنہ اور علاج کرایا جائے مگر ان کے ضعف کی وجہ سے ان کا لے جانا بھی مشکل نظر آتا تھا۔ ایمبولینس کا انتظام ہو گیا مگر حضرت قاضی صاحب کو ربوہ سے باہر جانا ناپسندیدہ نہ تھا لیکن تیمارداروں کی خواہش پر خاموش ہو گئے۔ آخر وہاں پر ہی دوسرے روز واصل باللہ ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت قاضی صاحب کے حالات پر یہ سرسری سا شذرہ ہے۔ آپ کی دینی خدمات کی وجہ سے آپ کو قطعہ خاص بہشتی مقبرہ میں جگہ ملی اور جمعہ کے مبارک دن میں ہزارہا نیک مردوں اور عورتوں نے جمعہ کی نماز کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں آپ کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے اپنے بندے قاضی محمد رشید رضی اللہ عنہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپے اور ہمیشہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی ساری اولاد اور جملہ متعلقین کا حامی و ناصر ہو اور ان سب کو خادمِ دین بنائے۔

اللّٰھم آمین یا ربّ العٰلمین

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

وقفِ جدید

(عبدالسلام اختر ایم۔اے)

(۱)

نظر میں آیا ہے حُسنِ کلامِ وقفِ جدید
اگر ہو تجھ کو اجازت تو میں بھی کچھ کہدوں
مگر ہنوز ہے دل تشنہ کامِ وقفِ جدید
کہ دردِ دل سے ہے لبریز جامِ وقفِ جدید

(۲)

یہ وقفِ نو! یہ حیاتِ دوام کی تحریک
بنا کے علم و عمل کو چراغِ راہ گذر
اُٹھی ہے اپنی جلو میں صد انقلاب لئے
چمن میں نور بکھیرا ہے آفتاب لئے

(۳)

حضورِ ساقئ کوثر کا یہ کرشمہ ہے
یہ فیضِ اوجِ کمالاتِ بزمِ عرفاں کے
کہ علم و فکر کے چشمے بہا دئے اس نے
جو بُجھ رہے تھے دئے جگمگا دئے اس نے

(۴)

ہے قریہ قریہ معلّم تو جا بجا تبشیر
یہ ارضِ پاکِ وطن۔ سایۂ خدائے قدیر
کلامِ پاک کی ہوتی ہے رات دن تفسیر
کسی نگار کے روئے حسیں کی ہے تصویر

(۵)

یہ دورِ نو کے مجاہد۔ یہ آبروئے وطن
انہوں نے اپنے عمل سے یہ کر دیا ثابت
انہوں نے ایک نئے فکر کو اُبھار لیا
ہو دل میں جوش تو طوفاں بھی کنارا ہے

دارالافتاء

ایک ضروری سوال

۱۴ جنوری ۱۹۶۶ء کے الفضل میں سفر میں روزہ سے متعلق ایک سوال کا جواب کئی شقوں میں دیا گیا تھا جن میں ایک شق یہ تھی کہ چونکہ سفر میں روزہ نہ رکھنے کا حکم قصر نماز کی طرح خالص رعایت نہیں بلکہ ایک رنگ کا قرض ہے جسے بعد میں پورا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص سحری کھا کر گھر سے چلے اور اسے افطاری سے پہلے پہلے کسی دوسری ایسی جگہ پہنچ جانے کا گمان غالب ہو جو گھر یا بمنزلہ گھر کے ہے تو وہ شخص ایسے سفر میں روزہ رکھ سکتا ہے لیکن چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو افطار کرے اور پھر سفر سے واپس آکر رمضان کے بعد اس روزہ کی تکمیل کر لے۔

نیز یہ کہ طالب علم کا ہوسٹل۔ جماعتی مذہبی مرکز۔ مثلاً مکہ۔ مدینہ یا ربوہ۔ وغیرہ جگہیں بھی ایک مومن کے لئے بمنزلہ گھر کے ہیں۔

اس جواب کو پڑھ کر۔ ۔ ۔ ۔ ۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنا مندرجہ ذیل واقعہ لکھا کہ:

"میں لاہور سے رمضان کا روزہ رکھ کر قادیان گیا تھا۔ قادیان عصر کے وقت پہنچا۔ سردیوں کا موسم تھا۔ عصر کی نماز میں شامل ہو گیا۔ نماز کے معاً بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اگرچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ معمول نہ تھا کہ ناشتہ وغیرہ کے متعلق دریافت فرماتے۔ مگر حضور نے ازراہِ شفقت خاکسار کے لئے ناشتہ لانے کا خادم کو ارشاد فرمایا! خاکسار نے عرض کیا۔ حضور میرا روزہ ہے۔ فرمایا سفر میں روزہ؟ وہیں ناشتہ منگوا کر روزہ کھلوا دیا۔ اگر قادیان جانا سفر میں شمار ہو سکتا ہے تو ربوہ آنا کیوں سفر میں شمار نہیں ہو سکتا؟"

اس سلسلہ میں ۱۴ جنوری ۱۹۳۴ء اور ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء کے الفضل میں حضور رضی اللہ تعالیٰ کے بعض اور ارشادات بھی موجود ہیں جن میں سے پہلا یہ ہے:

"سوال پیش کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روزہ کے متعلق یہ فتویٰ دیا ہے کہ جو مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا" ادھر الفضل میں میرا اعلان شائع کیا گیا ہے کہ "احمدی احباب جو جلسہ سالانہ پر آئیں وہ یہاں آکر روزے رکھ سکتے ہیں مگر جو نہ رکھیں وہ بعد میں رکھیں ان پر بھی کوئی اعتراض نہیں؟"

اس کے متعلق اول تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرا کوئی فتویٰ الفضل میں شائع نہیں ہوا۔ ہاں ایک فتویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا میری روایت سے چھپا ہے اصل بات یہ ہے کہ زمانہ خلافت کے پہلے ایام میں سفر میں روزہ رکھنے سے میں منع کیا کرتا تھا۔ کیونکہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا تھا کہ آپ مسافر کو روزہ رکھنے کی اجازت نہ دیتے تھے ایک دفعہ میں نے دیکھا مرزا یعقوب بیگ صاحب رمضان میں آئے اور انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا لیکن عصر کے وقت جبکہ وہ آئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کہکر روزہ کھلوا دیا کہ سفر میں روزہ رکھنا ناجائز ہے۔ اس پر اتنی لمبی بحث اور گفتگو ہوئی کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھا کہ شاید کسی کو ٹھوکر لگ جائے۔ اسلئے آپ "ابن عربی" کا ایک حوالہ دوسرے دن تلاش کر کے لائے کہ وہ بھی یہی کہتے ہیں۔

اس واقعہ کا مجھ پر یہ اثر تھا کہ میں سفر میں روزہ رکھنے سے روکتا تھا اتفاق ایسا ہوا کہ ایک رمضان میں مولوی عبداللہ صاحب سنوری یہاں رمضان گذارنے کے لئے آئے کہ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ باہر سے یہاں آنے والوں کو روزہ رکھنے سے منع کرتے ہیں۔ مگر میری روایت ہے کہ یہاں ایک صاحب آئے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے یہاں ٹھہرنا ہے اس دوران میں روزے رکھوں یا نہ رکھوں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہاں آپ روزے رکھ سکتے ہیں کیونکہ قادیان احمدیوں کے لئے وطن ثانی ہے مگر مولوی عبداللہ صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے مقرب تھے۔ مگر صرف ان کی روایت کو قبول نہ کیا اور لوگوں کی اس بارہ میں شہادت لی تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان کی رہائش کے ایام میں روزہ رکھنے کی اجازت دیتے تھے البتہ آنے اور جانے کے دن روزہ رکھنے کی اجازت نہ دیتے تھے اس وجہ سے مجھے پہلا خیال بدلنا پڑا (الفضل ۱۹۱۴/۲/۱۲)

اسکے بعد ستمبر ۱۹۴۲ء میں آپ کا دوسرا ارشاد شائع ہوا کہ:

"سفر کے متعلق میرا عقیدہ اور خیال یہی ہے ممکن ہے بعض فقہا کو اس سے اختلاف ہو کہ جو سفر سحری کے بعد شروع ہو کر شام کو ختم ہو جائے۔ وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں۔ سفر میں روزہ رکھنے سے شریعت روکتی ہے۔ مگر روزہ میں سفر کرنے سے نہیں روکتی۔ پس جو سفر روزہ رکھنے کے بعد شروع ہو کر افطاری سے پہلے ختم ہو جائے وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں روزہ میں سفر ہے سفر میں روزہ نہیں"۔ (الفضل ۱۹۴۲/۹/۲۵)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ مسئلہ مذکور کے بارہ میں جماعتی مسلک کی مزید وضاحت طلب ہے اور اسی لئے ان دنوں یہ معاملہ مجلس افتاء کے زیر غور ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس بارہ میں اگر کسی بھائی کو کوئی اور واقعہ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کا کوئی ارشاد معلوم ہو تو سیکرٹری مجلس افتاء کو مفصل طور پر مطلع فرما دیں تا کہ مجلس افتاء کے اجلاس میں ان جیسا کہ وہ معلومات کو بھی زیر غور لایا جا سکے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان کے سالانہ جلسہ کی مختصر روداد

اہم دینی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷ فروری کو جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان کا سالانہ جلسہ حسب معمول میلہ مویشیاں کے موقعہ پر منعقد کیا گیا جس میں مرکز کی طرف سے مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہوئے۔

۱۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن ناظر اصلاح و ارشاد

۲۔ مکرم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا حال انچارج صیغہ زود نویسان

۳۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

۴۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب انچارج سلائیڈ تحریک جدید

۵۔ مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی ضلع مظفر گڑھ و ڈیرہ غازیخان

۶۔ مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب جوزا بی اے شاہد مربی ملتان چھاؤنی مقامی طور پر

۷۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر

۸۔ مکرم مولوی عبدالواحد خان صاحب معلم جماعت ہائے احمدیہ ڈیرہ غازیخان

۲۵ فروری ۱۹۶۶ء کو جمعہ کی نماز مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتداء میں ادا کی گئی خطبہ میں آپ نے احباب جماعت کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی قوم کو برگزیدہ کیا جاتا ہے تو اس کی ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ آپ میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ ان ذمہ داریوں کو احسن طور پر سرانجام دے اپنے عمل سے خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا پیرو کار ثابت کرے۔ بعد نماز جمعہ ضلع بھر کی پندرہ جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت محترم مولانا شمس صاحب منعقد ہوا جس میں امیر ضلع کا انتخاب کیا گیا۔ اسی روز بعد نماز عشاء موسم کی خرابی کی وجہ سے کوئی اجلاس نہ ہو سکا ہفتہ اور اتوار کو باقاعدگی سے تین تبلیغی اجلاس منعقد ہوئے افتتاحی تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے فرمائی جس میں آپ نے اولاً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی فلاسفی اور حکمت لطیف انداز میں بیان فرمائی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفات رحمانیت اور رحیمیت کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم میں سے ہر ایک کو ان صفات کا مظہر بننا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی وسیع تر اور عظیم تر رحمت سے کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ بظاہر حالات کتنے ہی ناساز کیوں نہ ہوں۔ مولانا محمد صادق صاحب نے اپنی تقریر میں جو توحید باری تعالیٰ پر تھی توجہ دلائی کہ دنیا میں خالص توحید کے قیام کے لئے ہمیں کوششیں جاری رکھنی چاہئیں۔ شرک دو قسم کے ہوتے ہیں۔ شرک خفی اور شرک جلی انسان تب ہی پکا موحد بن سکتا ہے۔ جب ان دونو قسم کے شرکوں سے بکلی مجتنب رہے۔

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرۃ کے موضوع پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں آقائے دو عالم فخر موجودات سید الاولین والآخرین کی بارگاہ اقدس میں عقیدت کے پھول پیش کر کے حضور کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر نے وفات مسیح علیہ السلام کے موضوع پر ایک پُر مغز مقالہ پڑھا۔ آخر میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لفظ توفی کے معنوں پر ایک ہزار روپے کے انعامی چیلنج کا بھی ذکر کیا جو حضور علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں بیان فرمایا ہے۔ مکرم مولانا نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ انعامی چیلنج آج بھی علیٰ حالہٖ قائم اور موجود ہے اور جماعت احمدیہ ہر اس شخص کو یہ انعام دینے کو تیار ہے۔ جو ان شرائط کو پورا کرنے کے لئے تیار ہو جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں۔

مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد، مکرم عبد الواحد خان صاحب معلم اصلاح و ارشاد اور مکرم مولوی عبد الحکیم صاحب جوزا بی اے شاہد نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ بعد نماز عشاء روزانہ سلائیڈز کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات قرآن کریم کے تراجم۔ تعمیر مساجد اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت وغیرہ کے مناظر مکرم فضل الرحمن صاحب نمائندہ تحریک جدید دکھلاتے رہے۔ جنہیں حاضرین نے بے حد پسند کیا۔ اختتامی تقریر محترم مولانا شمس صاحب نے کی۔ جس میں آپ نے یورپ کے مستشرقین عیسائی منادوں اور پادریوں کے اُن اعتراضات کے جوابات دئے جو آپ پر یورپین ممالک کے قیام کے دوران کئے گئے تھے۔

نیز آپ نے اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مخالفین کی طرف سے حالیہ جلسہ میں کئے گئے اعتراضات کے جوابات بھی دئے۔

حاضرین جلسہ کی تعداد تینوں روز ہی توقع سے بڑھ کر رہی۔ ہماری جلسہ گاہ عموماً حاضرین سے پُر ہی رہی۔ ضلع بھر کی جماعتوں میں سے بہت سے احباب جلسہ پر تشریف لاتے ہوئے تھے۔ قیام و طعام کا بندوبست جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان کے سپرد تھا جسے خدام و انصار نے بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ مستورات کے لئے پردہ کا معقول انتظام تھا۔ تمام تقاریر بذریعہ لاؤڈ سپیکر نشر ہوتی رہیں۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اختتامی تقریر سے قبل آپ کی تقریر کے لئے بذریعہ لاؤڈ سپیکر تمام شہر اور میلہ مویشیاں میں منادی کرائی گئی۔ دوران جلسہ مقامی مجلس خدام الاحمدیہ سے مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے خدام سے بھی خطاب فرمایا۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرماتے رہیں کہ مولا کریم ہمارے اس جلسہ کے دور رس اور بہترین نتائج مرتب فرماوے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرما کر ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلا دے۔

خاکسار ایم عبد الرحمٰن احمدی
سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ
ڈیرہ غازیخان شہر

اب وقت آگیا ہے

اب وقت آگیا ہے کہ تمام مقامی جماعتیں لازمی چندوں کے بجٹ کو پورا کرنے کی طرف پوری توجہ دیں۔ کیونکہ اب صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں بہت کم عرصہ رہ گیا ہے۔ پس چاہیئے کہ ۱۵ اپریل تک چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کے تمام بقائے صاف کر دیں۔ یاد رہے کہ اسمیں آپکا اپنا فائدہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سورہ توبہ ع ۶ میں فرماتے ہیں کہ:

انفروا خفافا وثقالا وجاهدوا باموالكم وانفسكم في سبيل الله ذلكم خير لكم ان كنتم تعلمون ٥

یعنی تم دین کی خدمت کے لئے نکل کھڑے ہو خواہ تم آسانی سے ایسا کر سکو یا مشکل سے (خواہ تمہارے پاس پورا ساز و سامان ہو یا نہ ہو، ہر حالت میں دین کی خدمت کرو) اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اور اسی میں تمہارا بھلا ہے اگر تمہیں علم ہو۔ دوسری جگہ فرمایا:۔

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملئكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون ٥ نحن اولياؤكم في الحيوة الدنيا وفي الاخرة ولكم فيها ما تشتهي انفسكم ولكم فيها ما تدعون ٥ نزلا من غفور رحيم (حم السجدة ع ۴)

جو لوگ یہ اقرار کرتے ہیں کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے اور پھر اس اقرار پر ثابت قدم رہتے ہیں (اور اسکے مطابق عمل کرتے ہیں) ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے کہ تم آئندہ کے لئے کسی قسم کا فکر کرو اور نہ (گذشتہ کوتاہیوں کا) غم کرو۔ اور اس جنت کے ملنے پر خوش ہو جاؤ۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اور یہ جنت دونوں جہانوں میں میسر ہو گی پس ہم اس ورلی زندگی میں بھی تمہارے دوست اور مددگار رہیں گے اور بعد میں آنیوالی زندگی میں بھی تمہارے دوست اور مددگار ہوں گے۔ اس جنت میں جو تمہارے دل چاہیں گے تمہیں ملیگا۔ اور اسمیں جو مانگو گے پاؤ گے یہ سب اس بخشنے والے اور بار بار رحم کرنے والے پروردگار کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہو گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر شخص کو اس بہشتی زندگی کے حصول کے لئے متواتر اور مسلسل جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ والسلام

(ناظر بیت المال ربوہ)

منٹگمری میں اہم تربیتی جلسے

مورخہ ۵ مارچ ۱۹۶۶ء کو مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس منٹگمری تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد بھی تھے۔ جماعت احمدیہ منٹگمری کی طرف سے وفد کے اعزاز میں مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب قائمقام امیر کی کوٹھی پر عصرانہ دیا گیا۔ جس میں غیر از جماعت دوست مدعو تھے۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی جس کے بعد مکرم مولانا شمس صاحب نے مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر لیکچر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض تبلیغ اسلام ہے۔ اس فرض کو وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں مشن قائم کر کے ادا کر رہی ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیشکردہ علم کلام میں سے وفات مسیح کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اور بتایا کہ اس اعلان سے کس طرح دنیا متاثر ہو رہی اور اسلام کے مقابل پر عیسائیت کو شکست فاش ہوئی۔ آپ نے اس ضمن میں بعض واقعات بھی بیان فرمائے۔

اس خطاب کے اختتام پر احباب کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اس دوران میں محترم شمس صاحب نے بعض دوستوں کے استفسارات کا جواب دیا۔

بعد نماز عشاء مسجد مبارک منٹگمری میں جماعت احمدیہ کا تربیتی جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار نے تلاوت قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز کیا۔ ازاں بعد مکرم مولانا محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا نے تبلیغ اسلام کے دوران پیش آنے والے بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح ناساعد حالات میں اللہ تعالیٰ نے احمدی مبلغین کی نصرت فرمائی اور انہیں کامیابی عطا فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے تقریر فرمائی۔ آپ نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ اور نعمت خلافت سے وابستہ رہنے اور خلیفۃ المسیح کی جاری کردہ تحریکات کے مطابق عمل کرنے کی اہمیت واضح کی۔

اس کے بعد تحریک جدید کے نمائندہ نے میجک لینٹرن کے ذریعہ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے مناظر پیش کئے اور چندہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ تقریباً ۲ گھنٹے کے بعد ہمارا یہ جلسہ اجتماعی دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ اگلے روز ۶ مارچ کو صبح ۹ بجے مسجد مبارک میں وفد کے ارکان نے لجنہ اماء اللہ منٹگمری سے خطاب فرمایا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی اور مکرم مولانا محمد صادق صاحب نے تقریر فرمائی جس میں بتایا کہ عورتوں کا سب سے بڑا فرض تربیت اولاد ہے۔ آپ نے بچوں کو دینی تعلیم دلانے پر زور دیتے ہوئے اپنے تبلیغ احمدیت کے دوران نو احمدی مستورات کے بعض واقعات تربیت اولاد کے متعلق بیان کئے۔

دوسری تقریر مکرم مولانا شمس صاحب نے فرمائی آپ نے لجنہ کی تنظیم کی غرض بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اصل مقصد اس تنظیم کا اشاعت اسلام اور قرآن کریم کی تعلیمات کو دنیا میں رائج کرنا ہے اور یہی ان کا امتیازی مقام ہے۔ آپ نے توجہ دلائی کہ صحابیات کا نمونہ دکھائیں اور اسلام کو عملی طور پر دوسری عورتوں کے سامنے پیش کریں۔ نمازیں پڑھیں۔ بچوں کو پڑھائیں۔ قرآن خود سیکھیں اور اپنے بچوں کو ایک انتظام کے ماتحت قرآن سکھائیں۔ آخر میں آپ نے بیرونی ممالک میں مساجد کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ بعض مساجد صرف احمدی مستورات کے چندوں سے تعمیر ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک مسجد ڈنمارک ہے۔ جس کی تعمیر عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ آپ نے مستورات سے اپیل کی کہ وہ اس مسجد کے وعدے جلد ادا کریں۔ اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

(خاکسار محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم منٹگمری)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے محترم حاجی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ کو تین اور چار مارچ کی درمیانی شب کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ یہ آپ کا پہلا فرزند ہے۔ احباب کرام حاجی صاحب کی تمام اولاد کے لئے نیک صالح، دراز عمر اور خادم دین ہونے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(نذیر احمد ریحان مربی سلسلہ احمدیہ ضلع نواب شاہ رحمٰن آباد نواب شاہ)

ھمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق جسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس تین ۳ روپے

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

تحریک جدید کے سال ۲۲/۳۲ میں وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی کرنے والے مجاہدین:-

نمبر	نام		رقم
۱	ڈاکٹر ثناء اللہ صاحب الغفاری - کراچی		۰۰ — ۶۱ روپے
۲	مرزا عبدالرحمٰن صاحب محاسب کراچی		۰۰ — ۲۵۷ روپے
۳	اہلیہ مولوی عبدالمالک خاں صاحب	،	۰۰ — ۲۴ روپے
۴	والدہ چوہدری ولی محمد صاحب	،	۰۰ — ۲۴ روپے
۵	عزیز اللہ صاحب	،	۰۰ — ۶۰ روپے
۶	چوہدری عبدالغنی صاحب	،	۰۰ — ۱۴۱ روپے
۷	راجہ ناصر احمد صاحب	،	۵۵ — ۵۰ روپے
۸	غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ منشی محمد حسین صاحب	،	۰۰ — ۳۶ روپے
۹	حامدہ مبارکہ و طیبہ مبارکہ صاحبات	،	۵۰ — ۵۰ روپے
۱۰	حاجی رشید احمد محمود صاحب معہ لواحقین	،	۰۰ — ۳۲۸ روپے
۱۱	محمد رفیق صاحب	،	۰۰ — ۳۵ روپے
۱۲	چوہدری محمود نواز صاحب	،	۰۰ — ۳۶۵ روپے
۱۳	چوہدری عابد نواز صاحب	،	۰۰ — ۱۰ روپے
۱۴	سید لقمان شاہ صاحب	،	۰۰ — ۱۳ روپے
۱۵	مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب ایڈووکیٹ	،	۰۰ — ۱۹۷ روپے
۱۶	مرزا عبدالرشید بیگ صاحب	،	۰۰ — ۹۲ روپے
۱۷	والد صاحب مرزا عبدالرشید بیگ صاحب کراچی		۰۰ — ۳۱ روپے
۱۸	مرزا عبدالوحید بیگ صاحب	کراچی	۰۰ — ۸۵ روپے
۱۹	مرزا عطاء الرحمٰن صاحب	کراچی	۰۰ — ۲۰ روپے
۲۰	مسعود احمد صاحب مجاہد	،	۰۰ — ۸۵ روپے
۲۱	خدا بخش صاحب	،	۰۰ — ۳۰ روپے
۲۲	سید طارق محمد احمد صاحب	،	۰۰ — ۲۰ روپے
۲۳	اکبر حیدر صاحب	،	۰۰ — ۱۲ روپے
۲۴	سلطان محمود احمد صاحب	،	۰۰ — ۱۳۲ روپے
۲۵	عبدالشکور صاحب	،	۰۰ — ۱۰ روپے
۲۶	محمود احمد صاحب	سوسائٹی کراچی	۰۰ — ۱۱ روپے
۲۷	نعیم احمد خان صاحب	،	۰۰ — ۶۰۰ روپے
۲۸	محترمہ آمنہ کرامت اللہ صاحب	،	۰۰ — ۱۹۰ روپے
۲۹	صادقہ طاہرہ صاحبہ	،	۰۰ — ۲۵ روپے
۳۰	شاہدہ عبدالماجد صاحب	،	۰۰ — ۱۲ روپے
۳۱	ڈاکٹر محمودہ نذیر صاحبہ	،	۰۰ — ۲۳۵ روپے
۳۲	بیگم صاحبہ جنرل جیلانی صاحب	،	۰۰ — ۱۰۰ روپے
۳۳	فہمیدہ روحی صاحبہ	،	۵۰ — ۱۰ روپے
۳۴	امۃ العزیز صاحبہ	،	۰۰ — ۶۵ روپے
۳۵	شمیم قدسیہ صاحبہ	،	۰۰ — ۱۰ روپے
۳۶	رضیہ بیگم صاحبہ	،	۰۰ — ۲۵ روپے
۳۷	انیسہ بیگم صاحبہ	،	۰۰ — ۱۰ روپے
۳۸	کلثوم فاطمہ صاحبہ	،	۰۰ — ۱۴ روپے
۳۹	حسینہ بیگم صاحبہ	،	۰۰ — ۱۱ روپے
۴۰	صفیہ محمد احمد صاحب	،	۰۰ — ۱۰ روپے
۴۱	بیگم صاحبہ مولوی عبدالمجید صاحب	،	۰۰ — ۱۰ روپے
۴۲	قرۃ العین صاحبہ	،	۰۰ — ۱۰ روپے
۴۳	ناصرہ بیگم صاحبہ	،	۰۰ — ۱۰ روپے
۴۴	مکرم ناصر احمد ظفر صاحب	،	۰۰ — ۲۵۰ روپے
۴۵	عالم الدین صاحب	،	۹ — ۱۷ روپے
۴۶	رفیق احمد صاحب	،	۰۰ — ۱۲۰ روپے
۴۷	مکرم محمد عثمان صاحب چیدڑ		[illegible]
۴۸	ملک بشارت احمد صاحب	،	۰۰ — ۱۵۰ روپے
۴۹	امان اللہ صاحب قریشی	،	۵۰ — ۱۴ روپے
۵۰	محمد اسلام صاحب	،	۰۰ — ۱۹ روپے
۵۱	ملک رشید احمد صاحب قیصر ریسٹورنٹ	،	۰۰ — ۱۰۰ روپے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

طفل امروز قائد فردا

ہماری قومی ترقی کے مستقبل کا انحصار ہمارے بچوں کی عمدہ تربیت پر ہے جو احباب اپنے بچوں اور قومی بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں دلچسپی رکھتے ہوں شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ان کے تعاون کے لئے تیار ہے۔ اپنی مشکلات اور ضروریات سے خاکسار کو فوراً اطلاع دیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ آج کل میں اور میرے والدین سب بہت پریشان ہیں میرے والد صاحب جو پاکستان سے باہر ہیں بیمار بھی ہیں (بشریٰ)

۲۔ عاجز کا لڑکا عزیز ثناء اللہ مڈل کے بعد ڈ... کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے

(محمد عبداللہ باجوہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ظفروال)

۳۔ میرے نانا جان شیخ عبدالکریم صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام چند روز سے گنگا رام ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے (ملک منور احمد جاوید ناظم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

۴۔ میں بعض مقدمات میں الجھ گیا ہوں جو لاہور اور شیخوپورہ کی عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

(ایم ایس خالد آڈیٹر جماعت احمدیہ مغلپورہ - لاہور)

احباب سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اطلاع

میرے خاوند مکرم محمد یحییٰ صاحب وفات پا چکے ہیں ان کی وفات کے بعد اب میں اپنے بچوں کے ہمراہ اپنے والد محترم محمد یاسین صاحب مرحوم تاجر کتب کے مکان واقعہ بالمقابل ریلوے اسٹیشن محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں رہائش پذیر ہوں بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے جو خطوط میرے نام آتے ہیں وہ بالعموم دوسروں کی معرفت آتے ہیں اور اس طرح مجھے تاخیر سے ملتے ہیں جملہ بہنیں اور بھائی نیز ادارہ جات کو اگر مجھ سے کوئی کام ہو تو وہ براہ کرام براہ راست میرے نام مندرجہ ذیل پتہ پر چٹھی ارسال فرما دیں۔ میں انشاء اللہ العزیز خود جواب ارسال کر دیا کروں گی۔

امۃ الرشید بیوہ میاں محمد یحییٰ مرحوم
بمکان محمد یاسین صاحب مرحوم تاجر کتب
بالمقابل ریلوے اسٹیشن محلہ دار الرحمت
وسطی - ربوہ

دانت مت نکلوائیے

۱۔ پائیوریا اور مسوڑھوں کی خرابی کے لئے "اینٹی پائیوریا" ۔/۱۰
۲۔ کیریز یعنی دانتوں کے گھن کے لئے "اینٹی کیریز" ۔/۱۰
۳۔ دانت درد کے لئے "ٹوتھ کیور" ۔/۲
جیسی کامیاب دوائیں ایجاد ہو چکی ہیں تفصیلات کے لئے مفت لٹریچر مفت۔
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیو ربوہ

رجسٹریشن بورڈ کے امتحان کے لئے

ہومیو پیتھی رجسٹریشن کورس (سوالاً جواباً) ۔/۵ پڑھئے
ایچ پی فارمیسی (صدریہ دکانیاں) گجرات

خصوصی ہیرے
دیگر بیش قیمت پتھر، خوشنما و جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون ۲۶۲۳

مومن کی ہمدردی کا دامن تمام بنی نوعِ انسان تک وسیع ہونا چاہیئے

جب کسی قوم پر کوئی مصیبت آجائے تو پورے جوش کے ساتھ خدمتِ خلق میں حصہ لینا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمدردی کے دامن کو تمام بنی نوع انسان تک وسیع کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ میں سمجھتا ہوں ایک قرآنی آیت سے بھی یہ استدلال ہوسکتا ہے کہ ان لوگوں سے بھی انسانی ہمدردی کا سلوک کرنا چاہیئے جن سے عام حالات میں کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اور وہ آیت یہ ہے

وَفِیْٓ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ
وَالْمَحْرُوْمِ۔

اب تک اس آیت کے جو معنے کئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں کہ انسانی اموال میں ان لوگوں کا بھی حق ہے جو زبان سے مانگ لیتے ہیں اور ان لوگوں کا بھی حق ہے جو زبان سے مانگتے نہیں۔ اور یا یہ معنے کئے جاتے ہیں

. . . .

کہ ان کے اموال میں انسان کا بھی حق ہے جو اپنی ضرورت خود بیان کرلیتا ہے۔ اور جانور کا بھی حق ہے جو اپنی ضرورت خود بیان نہیں کرسکتا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ گو اس کے یہ معنے بھی درست ہیں لیکن محروم میں غیر ممالک کے رہنے والے اور غیر اقوام بھی شامل ہیں جن تک انسان کی عام حالات میں پہنچ نہیں ہوتی۔ مثلاً ہم یہاں بیٹھے ہیں انفرادی لحاظ سے ہم جاپانیوں کی کوئی مدد نہیں کرسکتے ہاں قومی طور پر ہم چندہ جمع کرکے ہم جاپانیوں کی مدد کریں تو وہ ہمارے اموال میں حصہ دار بن جاتے ہیں۔ پس اس لفظ میں وسیع انسانی ہمدردی بھی شامل ہے جو عام حالات میں انسان کی طاقت سے باہر ہوتی ہے۔ عرب۔ مصر۔ ایران۔ افغانستان۔ چین۔ جاپان۔ یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ۔ ارجنٹائن۔ چلی۔ کینیڈا۔ برازیل۔ فرانس۔ جرمنی سپین۔ اٹلی۔ اور سوئٹزرلینڈ وغیرہ ممالک میں جو لوگ آباد ہیں۔ ان سے ہمدردی کرنے کے ذرائع ہمارے پاس موجود نہیں لیکن ہم ایسے مواقع پر جب ساری قوم پر کوئی مصیبت آجاتی ہے ان کی مدد کریں تو اس طرح وہ بھی ہمارے اموال میں حصہ دار بن جاتے ہیں اور جن لوگوں نے اس بات کو مدنظر رکھا ہے اور انہوں نے ریڈ کراس قسم کی سوسائٹیاں بنائی ہیں وہ آہستہ آہستہ چندہ کرتے رہتے ہیں۔ اور ڈاکٹر اور نرسیں وغیرہ ملازم رکھ لیتے ہیں۔ اور جب کسی قوم پر کوئی بڑی مصیبت آجائے تو اس کی مدد کو پہنچ جاتے ہیں اس طرح وہ اس آیت کے مفہوم کے مطابق عمل کرتے ہیں کہ وَفِیْٓ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔ ہمسایہ محروم میں اس لئے شامل نہیں کہ گو وہ ہم سے نہیں مانگتا لیکن اس کے حالات ہمارے سامنے ہیں پس عدم علم کی وجہ سے محروم نہیں ہے۔ اسی طرح کراچی اور حیدرآباد سندھ کے رہنے والے محروم نہیں۔ کیونکہ گو ہم ان کی براہ راست کوئی مدد نہیں کرتے۔ لیکن ہم گورنمنٹ کو ٹیکس ادا کر رہے ہیں اور اس ٹیکس سے حکومت ان کی امداد کررہی ہے لیکن ہندوستان اور چینیوں کی نہ ہم براہِ راست کوئی مدد کرتے ہیں اور نہ ہماری حکومت ان کی کوئی مدد کرتی ہے اگر ہم اس قسم کے محروم لوگوں کی مدد کرنا چاہیں تو وہ اس طرح ہوسکتی ہے کہ ہم ریڈ کراس یا ہلال احمر قسم کی بعض سوسائٹیاں بنالیں اور عام حالات میں اپنے اموال سے کچھ نہ کچھ بطور چندہ دیتے رہیں تا اگر کسی قوم پر کوئی بڑی مصیبت آئے تو ان سوسائٹیوں کی وساطت سے ہم اس کی مدد کرسکیں۔ پس اس آیت کے مطابق میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کو اس قسم کے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں کہ وہ ان لوگوں کی مدد کو بھی پہنچ سکیں جن تک عام حالات میں ان کی پہنچ نہیں اور اگر اللہ تعالیٰ اس قسم کے سامان پیدا کردے کہ ہم دوسرے لوگوں کی مدد کرسکیں تو ہمیں پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے بلکہ پورے جوش کے ساتھ اس میں حصہ لینا چاہیئے"

(الفضل ۸ اکتوبر ۱۹۵۴ء)

شوریٰ کے موقع پر ٹکٹ مہمانان کرام

جو مہمان احباب شوریٰ کے موقع پر شوریٰ کی کارروائی سننے کے لئے باہر سے تشریف لائیں وہ مہربانی فرماکر مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق بھی ہمراہ لائیں۔ تاکہ تصدیق ساتھ ہونے کی وجہ سے ان کو ٹکٹ حاصل کرنے میں آسانی ہو۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

تقرر امیر حلقہ چک 276 ر۔ب گوکھووال و امیر ضلع حیدرآباد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سید عنایت حسین شاہ صاحب کو امیر حلقہ چک ۲۷۶ ر۔ب گوکھووال اور چوہدری عزیز احمد صاحب (ظفر آباد لائینی) کو امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع حیدرآباد تا ۲۰ دسمبر ۶۶ء مقرر فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

انصار اللہ کو ایک یاد دہانی

مجلس کے جملہ عہدیداران مال اپنی اپنی مجلس اور حلقہ میں اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کے تمام اراکین باقاعدہ چندوں کی ادائیگی کر رہے ہیں اور یہ کہ ماہ صلح اور تبلیغ کا چندہ آپ نے تمام اراکین سے وصول کرکے مرکز میں جمع کرادیا ہے۔ اگر آپ سے سستی ہوئی ہو تو اس کا اب ازالہ فرمادیجئے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قائد مال
انصار اللہ مرکزیہ

بشیر احمد صاحب ولد دین محمد صاحب کی وفات

(محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح وارشاد)

"محترم کمال الدین صاحب ایم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈرزفیلڈ (انگلستان) اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے چچا زاد بھائی بشیر احمد صاحب ولد دین محمد صاحب مختصر بیماری کے بعد وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر صرف ۳۲ سال تھی۔ وہ اپنے پیچھے پانچ کم سن بچے اور سوگوار بیوی چھوڑ گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندیٔ درجات اور مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم جماعت کے مخلص کارکن تھے۔ باقاعدہ چندہ دینے والے اور باقاعدہ نماز پڑھنے والے تھے۔

درخواست دعا

برادرم عزیزم چوہدری خالد بشیر صاحب ایڈووکیٹ لائل پور مورخہ ۱۱/۳/۶۶ کو سکوٹر پر لائل پور میں اپنے کسی وکیل دوست کو ملنے جارہے تھے راستہ میں ان کے سکوٹر کی ایک موٹر کار سے ٹکر ہوگئی جس کے نتیجہ میں عزیز موصوف زخمی ہوگئے انہیں فوری طور پر سول ہسپتال لائل پور میں داخل کرادیا گیا۔ بفضل اللہ تعالیٰ ان کی حالت بہتر اور خطرے سے باہر ہے۔ جملہ احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحت یابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

صلاح الدین احمد مشیر قانونی و ناظم جائیداد
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۱۵۶